روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 15 اکتوبر 2003ء 18 شعبان 1424 ہجری-15 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 235

محبوب وجود

حضرت ابوجحیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار صحابہؓ حضور کے ہاتھوں کو پکڑ کر انہیں اپنے چہروں پر پھیر کر برکت حاصل کر رہے تھے۔ میں نے بھی حضور کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی حدیث نمبر 3289)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب بیان فرماتے ہیں۔

کسی شخص نے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سے کہا کہ حضرت مسیح موعود سیر کو تشریف لے جاتے ہیں تو بہت سے احباب ساتھ ہوتے ہیں گرد و غبار اڑ کر حضرت صاحب پر پڑتا ہے جس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے اور لوگ آگے پیچھے دائیں بائیں ہو لیتے ہیں اور حضرت کا سر اور چہرہ مبارک گرد آلود ہو جاتا ہے۔ جب حضرت اقدس بعد نماز مغرب حسب معمول شہ نشین پر .... مبارک میں بیٹھے سب احباب مثل ستاروں کے پروانہ وار کوئی چھت پر اور کوئی شہ نشین پر بیٹھ گئے آپ چودھویں رات کے چاند کی طرح معلوم ہوتے تھے بسبیل گفتگو مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ جب سیر کو تشریف لے جاتے ہیں آپ کو گرد و غبار کے اڑنے سے بہت تکلیف پہنچتی ہے اور آپ کا چہرہ اور کپڑے سب گرد آلود ہو جاتے ہیں آپ ان لوگوں کو منع فرماویں کہ ساتھ نہ چلا کریں صرف آپ ایک دو آدمی کو ہمراہ لے جایا کریں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ میرے احباب ہیں جنہوں نے مجھے صدق دل سے قبول کیا ہے اور میری باتوں کو بڑے شوق سے کان لگا کر میرے آگے پیچھے دائیں بائیں دوڑ دوڑ کر سنتے ہیں ہدایت پاتے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں بلکہ بڑی خوشی ہے میں ان کو اس بات سے روک نہیں سکتا۔ یہ خدا کا فعل ہے خدا نے ہمیں بھی فرمایا ہے (۔) لوگوں کی ملاقات سے ہرگز نہ تھک جانا۔ (تذکرة المهدی ص 291)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود عموماً صبح کے وقت سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور عموماً بہت سے احباب حضور کے ساتھ ہو جاتے تھے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے بعض طالب علم بھی حضور کے ساتھ جانے کے شوق میں کسی بہانے یا حیلے سے اپنے کلاس روم سے نکل کر حضور کے ساتھ ہو لیتے تھے۔ اساتذہ کو پتہ لگتا تھا تو تعلیم کے حرج کا خیال کر کے بعض اوقات ایسے طلباء کو بلا اجازت چلا جانے پر سزا وغیرہ بھی دے دیتے تھے۔ مگر بچوں کو کچھ ایسا شوق تھا کہ وہ عموماً موقع پا کر نکل ہی جاتے تھے۔ (ذکر حبیب ص 319)

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب

کو سپرد خاک کر دیا گیا

☆ مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب مربی سلسلہ جو کہ 12/اکتوبر 2003ء کو وفات پا گئے تھے کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مورخہ 13/اکتوبر بروز سوموار بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر احباب شامل ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب نے 13 سال تک پاکستان کے مختلف شہروں میں بطور مربی کام کیا اور پھر 1983ء سے ریٹائرمنٹ تک یعنی دسمبر 1997ء تک مرکز میں دارالضیافت، نظارت امور عامہ اور مجلس کارپرداز میں خدمات سرانجام دیں۔ آپ اپنے محلہ دارالیمن وسطی کے صدر بھی رہے اور اب کچھ عرصہ سے دارالنصر غربی منعم میں فروکش ہو گئے تھے۔ گزشتہ تقریباً تین سال سے آپ جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ

باقی صفحہ 7 پر

صدر انجمن احمدیہ میں محررین

درجہ دوم کی ضرورت

❁ دفاتر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں۔ مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کی خواہش مند ہوں۔

تعلیمی قابلیت: ایف۔اے، ایف۔ایس۔سی، بی۔اے، بی۔ایس۔سی۔ کم از کم 45% نمبر۔ درخواست دینے کے لئے عمر کی حد 18 تا 25 سال ہے۔ مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والے امیدوار اپنی درخواستیں، تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول۔ صدر صاحب

باقی صفحہ 7 پر

دل تجھ کو ڈھونڈتا ہے

تری جستجو میں پیارے
اک بے نوا مسافر
کہ سجا کے اپنے لب پر
ترے پیار کا ترانہ
تیری دید کی تمنا
یوں بسا کے اپنے دل میں
جذبات کی کنہ میں
تجھے کھوجتا ہے ہر سو
سجدوں کی وسعتوں میں
ہر شب کی خلوتوں میں
یوں ترس رہا ہے ہردم
اس لمحۂ حسیں کو
کہ تو سامنے جو آئے
وہ نشان تیرا پائے
ہو ہمکلام تجھ سے
کرے پیار کی وہ باتیں
وہ محبتوں کے نغمے
جو مچل رہے ہیں دل میں
تجھے دیر تک سنائے
اسے گود میں بٹھا کر
سینے سے تو لگائے
ان آبلوں کو دل کے
ترے لمس سے شفا ہو
اے میری جاں کے مالک!
اے میرے رب اکبر!
بس تو ہو اور میں ہوں
اور درمیان اپنے
کوئی نہ دوسرا ہو

نہ ذرا سا فاصلہ ہو
میری آرزو کی آنکھیں
تجھے دیکھ کر ہوں ٹھنڈی
ترے حسن کی تجلی
مرے شوق کو جلا دے
غم مضطرب کی موجیں
پائیں سکوں کا ساحل
میرے درد کے شجر پر
اگیں کونپلیں خوشی کی
ترے وصل کا وہ لمحہ
ہو محیط جسم و جاں پر
ہو بسیط ہر زماں پر
ٹھہرا رہے ہمیشہ
مری روح کے مکاں پر
اے میرے یار جانی!
مت کہہ کہ لن ترانی
ہو نصیب اک جھلک تو
پرواہ نہیں فنا کی
تری اک جھلک کی خاطر
میں دو جہاں لٹا دوں
یہ کیا ہے جاں لٹا دوں
تری دید کے مقابل
سارا جہان کم ہے
یہ کائنات کم ہے
مانا گناہ سے پُر ہوں
سجدے ہیں میرے ناقص
الفاظ بے حیثیت
پھر بھی اگر کرم ہو

ترے پیار کی نظر ہو
ترے وصل کا وہ لمحہ
مری زندگی میں آئے
دھلے آنسوؤں سے میرے
یہ گناہوں کی سیاہی
رہے دل پہ پھر نہ باقی
کوئی داغ معصیت کا
رخصت ہوں اس جہاں سے
آنکھوں میں اپنی لیکر
دل میں تجھے بسا کر
اور وحشتِ قبر میں
ترے پیار کی ہو ٹھنڈک
ہو نصیب پھر شفاعت
محبوب کبریا کی
تیری مغفرت کی چادر
میری روح کو لپیٹے
کرے پیش میرے آقا
تیری رحمتوں کے آگے
تیری بارگاہ سے پیارے
ملے اذن جنتوں کا
تیری محبتوں کا
ہو نصیب جس میں یارب
تیرے پیار کا وہ لمحہ
تیری دید کی وہ ساعت
کہ سدا رہے عنایت
ملیں اس طرح سے ہم تم
کوئی نہ درمیاں ہو
نہ ذرا سا فاصلہ ہو
ہو وصال پھر کہ ایسا
جسے چھو سکیں نہ ہرگز
کبھی ہجر کی ہوائیں

ڈاکٹر مہدی علی چوہدری

زمانہ مسیح موعود کا آخری جلسہ سالانہ

(دسمبر 1907ء)

پسر موعود حضرت مصلح موعود کی چشم دید روایت جلسہ سالانہ قادیان 1907ء سے متعلق اور اس پر آپ کا وجد آفریں تبصرہ۔

''آپ کے زمانہ میں جو آخری جلسہ ہوا اس میں سات سو آدمی جمع ہوئے تھے۔ مجھے یاد ہے آپ سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو ریتی چھلہ میں جہاں بڑ کا درخت ہے وہاں لوگوں کی کثرت اور ان کے اژدھام کو دیکھ کر آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے ہمارا کام ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ اب غلبہ اور کامیابی کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں پھر آپ بار بار احمدیت کی ترقی کا ذکر کرتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کس قدر ترقی بخشی ہے **اب تو ہمارے جلسہ میں سات سو آدمی شامل ہونے کے لئے آ گئے ہیں یہ اتنی بڑی کامیابی ہے کہ میں سمجھتا ہوں جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔**

غرض سات سو آدمیوں کے آنے پر آپ اس قدر خوش ہوئے کہ آپ نے سمجھا جس کام کے لئے مجھے کھڑا کیا گیا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حالت ہے کہ صرف درس میں ہی آٹھ آٹھ سو آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کہیں باہر سے نہیں آتے بلکہ قادیان میں رہنے والے ہیں اور جلسہ سالانہ پر تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پچیس تیس ہزار آدمی باہر سے اکٹھا ہو جاتا ہے۔ غرض ہمارا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ترقی کر رہا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں کوئی نہ کوئی شخص بیعت میں شامل نہ ہو۔ ترقی اور عروج اور طاقت میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہتا ہے مگر اس غلبہ کے باوجود کون کہہ سکتا ہے کہ یہ زمانہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ سے بہتر ہے بیشک ہمیں کامیابیاں زیادہ حاصل ہو رہی ہیں۔ غلبہ زیادہ حاصل ہو رہا ہے مگر حضرت مسیح موعود کے زمانہ کو یاد کر کے دل تڑپ اٹھتا ہے اور یہ ساری کامیابیاں بالکل حقیر نظر آنے لگتی ہیں۔

میرے قرآن پر ایک چھوٹا سا پرانا نوٹ ہے جو ان قلبی کیفیات کو خوب ظاہر کرتا ہے جو نبی کا زمانہ دیکھنے والوں کے اندر پائی جاتی ہیں میں نے سلام پر نوٹ لکھا ہے:۔

''یعنی اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ آہ مسیح موعود کا وقت! اس وقت تھوڑے تھے مگر امن تھا''۔

بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی بڑی ترقیات دی ہیں مگر یہ ترقیات اس زمانہ کا کہاں مقابلہ کر سکتی ہیں جو حضرت مسیح موعود کا تھا''۔ (تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 340)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء ①

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

''حقائق الاشیاء'' کے عنوان سے ایک کالم کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع علم کا بحر ذخار تھے۔ علوم جدیدہ پر آپ کو غیر معمولی دسترس حاصل تھی اور آپ نے یہ علوم قرآن کے نور اور روشنی سے بیان فرمائے ہیں۔ ''**حقائق الاشیاء**'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بیان فرمودہ علوم جدیدہ کے نکات درج کئے جائیں گے جو آپ نے مختلف مواقع پر بیان فرمائے ہیں۔ انشاءاللہ

اس بارے میں قارئین کرام کی آراء اور معاونت کا بھی انتظار رہے گا۔ (ادارہ)

حقائق الاشیاء سے مراد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دعا سکھائی تھی ''رب ارنی حقائق الاشیاء'' حقائق الاشیاء سے کیا مراد تھی؟

حضور نے فرمایا حقائق الاشیاء سے اشیاء کا اندرونی گہرا فلسفہ مراد ہے جیسے اسلامی اصول کی فلاسفی ہے۔ وہ حقائق الاشیاء کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک تو ایسی چیزیں ہیں جو ظاہر میں دکھائی دیتی ہیں جیسے یہ کاغذ ہے جو میں پڑھ رہا تھا اس کی ایک سطح ہے اور اس پر جو لکھا ہوا تھا وہ کچھ میں سمجھ رہا تھا پتہ لگ گیا لیکن اس کی اور بہت گہری حقیقتیں ہیں۔ کاغذ کیسے بنا؟ کب بنا؟ کس چیز سے بنتا ہے؟ اس نے انسان کو علم سکھانے میں کیا کام کیا؟ قرآن کریم نے الٰہی کتابوں کے متعلق صحف کا جو لفظ استعمال فرمایا ہے وہ صحیفے اس کاغذ سے بنے ہوئے ہیں اور پھر ساری انسانی زندگی میں مختلف قسم کے کاغذوں نے علم کو کتنا آگے بڑھایا ہے اور یہ جو ایجاد ہوئی ہے جس سے یہ کاغذ چھپا اس سے ''اذا الصحف نشرت'' کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پس یہ ساری باتیں حقائق الاشیاء ہیں۔ مراد یہ ہے کہ میں دعا کرتا ہوں کہ میری نظر سطح پر نہ ٹھہری رہے بلکہ اے خدا مجھے یہ توفیق بخش کہ میں گہرائی میں اتر کر حقائق کو معلوم کر سکوں، صرف کاغذ کاغذ میں نہ پھنسا رہوں بلکہ کاغذ کی جو عظمت ہے اس کی جو تاریخ ہے اور اس کا جو کردار ہے جو اس نے ادا کیا ہے۔ اور ان معارف سے واقف ہوں جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس یہ دعا ایک بڑی ہی عظیم اور بہت ہی مفید دعا ہے۔

(روزنامہ الفضل 26- جون 1998ء)

قرآنی مضامین کا تعارف

ایک سوال یہ کیا گیا کہ قرآن کو سمجھنا کافی مشکل ہے!

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ قرآن کو سمجھنا بہت مشکل ہے یہ بہت گہرے فلسفیانہ اور علمی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس کی فلاسفی تمام کائنات پر حاوی ہے۔ عام آدمی کیلئے اس کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ اس پہلو سے گویا اس کا عرفان حاصل نہیں کیا جاسکتا لیکن بایں ہمہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ ہر شخص کے لئے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا مذہبی قانون بہت واضح اور سادہ ہے اور ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اسے قرآنی احکام کے مطابق کس طرح اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔ تو یہ بیک وقت قریب ہونے کے باوجود بہت دور بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید کے وسیع مضامین سے متعلق کسی قدر تعارف کیلئے' اگر آپ انگریزی جانتے ہیں' تو میری کتاب "Revelation Rationality Knowledge and Truth" سے فائدہ اٹھائیں۔

(روزنامہ الفضل 28 جولائی 1999ء)

مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے

اس سوال کے جواب میں کہ ..... مذہب کا سائنس کے متعلق کیا رویہ ہے؟

حضور فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک کوئی سچا مذہب کسی صورت میں سائنس سے متضاد اور متصادم نہیں ہوسکتا اور یہ دعویٰ نہایت معقول ہے اس کے سوا کوئی دعویٰ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ دین پر پوری طرح اطلاق پاتا ہے۔ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل۔ تو خدا کا قول اس کے فعل کے خلاف کیسے ہوسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا میرا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اور ہر نبی کے وقت میں ایسا ہی تھا۔ سائنس اور مذہب کبھی ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہوئے۔ بعض لوگ جو معجزہ کو غلط سمجھے انہوں نے مذہب اور سائنس میں تصادم دکھایا۔ یہ سب اس دور کی باتیں ہیں جب لوگوں نے مذہب کو غلط طور پر سمجھا۔ عیسائیت میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بگڑی ہوئی عیسائیت میں لوگوں نے دیکھا کہ یہ سائنسی حقائق سے متصادم ہے تو وہ مذہب سے دور ہوتے گئے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ معجزہ کی اصلیت کو سمجھ لیں تو سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد دکھائی نہیں دے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کو لوگوں نے سمجھا کہ گویا وہ قوانین قدرت سے متصادم تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں ثابت کرسکتا ہوں کہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔

(روزنامہ الفضل 28 جولائی 1999ء ص 3)

احمدی سائنسدان ریسرچ کریں

ایک صاحب نے پوچھا کہ جنوبی ہندوستان کے ایک دہریہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا مذاق اڑایا ہے کہ جب مکھی دودھ وغیرہ میں گرتی ہے تو اپنا وہ پر ڈالتی ہے جو گندگی سے آلودہ ہوتا ہے وہ بائیں طرف جھک کر پر ڈبوتی ہے اگر اس کے دائیں پر کو بھی ڈبویا جائے تو انسان مکھی کی گندگی کے اثر سے بچ سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا یہ جواب دینا کہ جب تک سائنسی طور پر ثابت نہ ہو کہ یہ بات غلط ہے اس وقت تک کسی کو اعتراض کا کوئی حق نہیں یہ بھی درست ہے لیکن اس کا ایک اور جواب بھی ہے اور وہ یہ کہ سوال کرنے والے خود ڈاکٹر ہیں اس لئے ان کو میں ایک ریسرچ کی طرف دعوت دیتا ہوں جب آنحضرت ﷺ کے کسی ارشاد پر کوئی اعتراض ہو تو بعض دفعہ سائنس اس زمانے سے پیچھے ہوتی ہے۔ بعض چیزیں قابل دریافت ہوتی ہیں جب دریافت ہو جائیں تو وہ اعتراض دور ہو جاتا ہے اس لئے اس معاملہ میں بھی احمدیوں کا فرض ہے کہ ریسرچ کریں۔ کن لائنز پر ریسرچ کریں وہ میں ابھی بتاتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ کے اس قسم کے ارشادات پر دو طریقے سے تحقیق کرنی چاہئے۔ اول یہ کہ حدیث واقعۃً درست ہے یا نہیں۔ آنحضور ﷺ نے ایسا فرمایا ہے یا نہیں۔ اس قسم کی ریسرچ کرنا تو علماء کا کام ہے اور مرکز سلسلہ کا فرض ہے کہ وہ اس حدیث کی چھان بین کر کے آپ کو مطلع کرے۔

اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کے متعلق سائنسی تحقیق کی جائے میں اس کی آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا رسول کریم ﷺ بعض دفعہ ایک ایسی بات بیان فرماتے ہیں جو کسی انسان کے تصور میں نہیں آسکتی مگر بعد میں خدا تعالیٰ یہ ثابت فرما دیتا ہے کہ سائنسی اعتبار سے وہی بات درست تھی اور ان باتوں کے اندر بعض عظیم الشان انکشافات ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان سائنس دانوں نے ان چیزوں سے فائدہ نہ اٹھایا اور بعد کے زمانے میں عیسائی سائنس دانوں نے آکر وہ باتیں دریافت کیں جو مسلمانوں کو دریافت کرنی چاہئیں تھیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ جنوں کی خوراک ہے اور انسان کو ہڈی کے استنجا کرنے سے نقصان پہنچ سکتا ہے علماء نے چونکہ جن کے کچھ اور ہی تصور بنائے ہوئے تھے اس لئے وہ یہ سمجھے کہ سچ مچ کے وہ جن جو ہڈیوں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور استنجے کے وقت انسان کو چڑھتے ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ کے ذہن میں کوئی ویسا جن ہوتا تو یہ نہ فرماتے کہ استنجا نہ کرو آپؐ تو یہ فرماتے کہ ہڈی کے پاس سے بھی نہ گزرو۔ وہ جن صرف استنجے کا انتظار کرتا ہے کہ وہ کرے تو میں اس پر چڑھوں۔ چنانچہ عیسائی سائنس دانوں نے یہ بات دریافت کی کہ جن کی ایک قسم بیکٹیریا ہے یعنی جراثیم ہیں جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور ہڈی کو جراثیم ہی چمٹے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ ایسے جراثیم نہیں ہوتے کہ پاس سے گزرنے والوں کو چمٹ جائیں بلکہ جب ہڈی کے ساتھ بدن مس کرے تو انسان کے اندر کی جلد میں چلے جائیں تو پھر نقصان پہنچاتے ہیں ورنہ نہیں پہنچا سکتے۔

چنانچہ چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو علوم دیئے تھے وہ آپؐ کے وصال کے قریباً ساڑھے بارہ سو سال بعد دنیا کو معلوم ہوئے چنانچہ یہ حدیث اگر آنحضرت ﷺ ہی کا قول ہے تو لازماً اس کے متعلق بھی دریافت ہوگا کہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ احمدی سائنس دان پہل کرتے ہیں یا عیسائی سائنسدان۔ ڈاکٹر منصور صاحب کے سامنے یہ سوال آیا ہے اس لئے ان کا اولین فرض ہے کہ وہ اس بارہ میں تحقیق کریں۔

میرا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ بات تو پختہ ہے کہ مکھی جب ڈوبتی ہے تو ایک پَر گراتی ہے اور جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہ بایاں پَر ہی ہوتا ہے اور بائیں پر اگر وہ گندگی بھی لگاتی ہو تو طبعی بات ہے کہ جراثیم اس کے بائیں پَر پر چڑھیں گے یہ امکان موجود

ہے کہ دایاں پر Anti Bodies Create کر دیتا ہو اور وہ اس طرف سفر نہ کرتے ہوں جس طرح ایک fungus کے مقابلے پر دوسری طرف ایک fungus پیدا ہو جاتی ہے ہومیوپیتھی اصول علاج میں بھی Anti Bodies کا مضمون ہے کہ جسم کو Threat پیدا کی جائے تو اس کا Opposite Reaction پیدا ہو کر جسم اس کے دفاع کیلئے تیاری کرتا ہے۔ اب یہ سائنس دانوں کا کام ہے کہ وہ تحقیق کریں کہ مکھی کے پروں کے اندر کیا کوئی Anti Bodies کا فرق تو نہیں ہے اور اگر وہ دونوں ڈبوئے جائیں تو کیا وہ ایک دوسرے کو Negate کرتے ہیں یا نہیں۔

دوسرے اس کا تجرباتی تجزیہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ وہ صاحب جنہوں نے اعتراض کیا ہے ان کو کہا جائے کہ وہ ایسے پچاس آدمی چن لیں جو مکھی کا گندا کیا ہوا پانی یا دودھ بغیر دوسرا پَر ڈبوئے پئیں اور احمدی دوسرا پَر ڈبو کے پئیں۔ پھر دیکھا جائے کہ کس کو وبائی امراض لگتی ہیں اور کون بچتا ہے میرا تو یہ ایمان ہے کہ اگر پَر کے اندر کوئی تبدیلی نہ بھی ہو تو جو احمدی آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ شافی ہے وہ لازماً اس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں اور اس کا نقصان پہنچ جائے اس لئے پہلے بھی یہ تجربہ ہو چکا ہے وہ میں بعد میں بتاؤں گا کہ کون سی بات ہے۔

ایک شخص کا بھائی بیمار ہو گیا اس کو اسہال آ رہے تھے وہ رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس کا بھائی بیمار ہے اس کو اسہال کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شہد کے متعلق فرمایا ہے کہ فیہ شفاء للناس اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے تو اس کو شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے بھائی کو تھوڑا سا شہد دیا پھر آ کر رپورٹ کی کہ شہد کھا کر وہ تو پہلے سے بھی زیادہ بیمار ہو گیا ہے کھل کے دست آنے لگ گئے ہیں آپؐ نے فرمایا تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے خدا کا کلام جھوٹا نہیں۔ تم پھر جا کر اسے شہد دو۔ چنانچہ اس نے اور شہد پلایا تو اس کا بھائی اچانک ٹھیک ہو گیا۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ایسے معاملات میں تحقیق ضروری ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے واقعتہً ایسا فرمایا بھی ہے یا نہیں۔ اگر حدیث مشکوک ہو اور اس کے اوپر ریسرچ کر کے جب تک تسلی نہ ہو جائے کہ بات درست ہے اس پر عمل نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر حدیث ثقہ ہے تو پھر ہرگز کوئی خطرہ نہیں۔

(روزنامہ الفضل 9 دسمبر 1998ء)

نرمی اختیار کرو

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوئی جو اڑیل تھا اور مجھے تنگ کر رہا تھا تو میں نے اسے ادھر ادھر دوڑانا شروع کر دیا۔ حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا نرمی اختیار کرو۔ کیونکہ جس چیز سے نرمی اٹھ جاتی ہے وہ چیز بدنما ہو جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ۔ باب فی فضل الرفق حدیث نمبر 4698)

مبشرۃ الرحمن صاحبہ

محترم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ آف راجن پور

خاکسارہ کے چچا جان مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ ولد میاں عنایت محمد صاحب 1942ء کو چک نمبر 9 شکن خان ضلع بہاولنگر میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے کرنے کے بعد کراچی سے آپ نے لاء کی ڈگری حاصل کی اور ایم اے اسلامیات بھی اسی دوران وہیں سے کیا۔ اور آپ اپنے والدین کے ہمراہ راجن پور منتقل ہو گئے۔

آپ 23/ اپریل 1961ء کو اپنے ایک خواب کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور تادم آخر بیعت کے فرائض کو صحیح طور پر سرانجام دیا۔

اخلاق حمیدہ

چچا جان اخلاق حسنہ کے پیکر اور غریبوں کا خیال رکھنے والے تھے کسی سے کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ نصیحت کرنے کا انداز بہت عمدہ تھا کسی کو محسوس بھی نہ ہوتا کہ بات اس کے متعلق کی جا رہی ہے لیکن انداز بہت ناصحانہ تھا بات فوراً سننے والے کے دل میں اتر جاتی تھی۔

آپ اپنوں تو اپنوں دشمنوں کے لئے بھی موجب شفقت تھے مخالفین آپ کو گھر آ کر دھمکیاں دے جایا کرتے تھے لیکن آپ بہت بہادر تھے خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ سائل کو کبھی اپنے در سے خالی نہ لوٹاتے۔ آپ ایک ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت تھے جس محفل میں بھی بیٹھتے تھے چھا جایا کرتے تھے۔ آپ کا لہجہ بہت شیریں اور شفقت بھرا ہوتا۔ ہر ملنے والا یہی خیال کرتا کہ آپ اس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد علم ہوا کہ آپ بہت سے یتیموں کی کفالت کیا کرتے تھے جو آپ کی شہادت کے بعد پھر یتیم ہو گئے۔

جماعت سے محبت

آپ کو جماعت سے بہت محبت تھی آپ اپنے ذاتی کام چھوڑ کر پہلے جماعتی کام کو اہمیت دیتے۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق بہت گہرا علم تھا۔ آپ نے اپنے چیمبر میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر آویزاں کر رکھی تھیں اور جماعتی لٹریچر بھی رکھا کرتے تھے۔ آپ تقریباً عرصہ بیس سال امیر ضلع کے عہدے پر فائز رہے۔ راجن پور کی جماعت میں آپ نے محبت کی فضا قائم کی اور جماعت کے تمام گھروں کے حالات کا جائزہ لیتے رہتے اور وقتاً فوقتاً ان کی مدد بھی کرتے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوتی۔

آپ بہت محبت کرنے والے انسان تھے آپ فرمایا کرتے کہ خلیفہ وقت نے مجھے راجن پور کی جماعت کا امیر بنایا ہے اور امیر کا رتبہ باپ کا ہوتا ہے اور باپ ہونے کے لحاظ سے تمام فرائض بطریق احسن پورے کیا کرتے تھے۔ ایک شفقت ہی شفقت تھی جو ہر ایک پر چھائی ہوئی تھی ہم جب بھی آپ کے پاس جاتے اگر آپ کوئی چیز کھا رہے ہوتے تو اس میں شامل فرما لیا کرتے حتیٰ کہ چھوٹے بچوں کو بھی اپنے ساتھ شامل فرما لیتے۔

دعوت الی اللہ کا شوق

دعوت الی اللہ کا شوق تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اپنے دفتر میں آنے والوں، اپنے موکلوں، اپنے شاگردوں اور اپنے ملنے والوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کے دین کی طرف بلانے میں مصروف نظر آتے۔ ایک دفعہ آپ نے خود بتایا کہ راجن پور کا کوئی معروف شخص ایسا نہیں ہے کہ جسے میں نے مسیح موعود اور مہدی موعود کے آنے کی خبر نہ دی ہو اور اسے احمدیت کا پیغام نہ سنایا ہو اس شہر کا کوئی اہم شخص ایسا نہیں ہے جو یہ کہہ سکتا ہو کہ میاں اقبال نے مجھے احمدیت کا پیغام نہیں سنایا۔

مرکز سے محبت

آپ کو مرکز سے بہت محبت تھی۔ حتیٰ کہ جب آپ سونے لگتے تو یہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی جماعتی عہدیدار آ جائے تو فوراً مجھے جگانا۔ ربوہ سے آپ کو ایک خاص انس تھا مربیان کرام مرکز سے آنے والے مہمانوں کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ ان کے قیام کا بندوبست فرماتے کھانے اور دیگر آرام کا خیال رکھا کرتے ایک دفعہ انسپکٹر صاحب مال ربوہ سے تشریف لائے ہوئے تھے اس سے اگلے دن لجنہ کا اجتماع بھی تھا کہ آپ کو خواب آیا کہ ہر طرف خون ہی خون ہے اپنی خواب کے بعد محترم چچا جان فوراً گئے جہاں محترم انسپکٹر صاحب سوئے ہوئے تھے اور ان کے دروازے کے باہر پہرہ دینے لگے اور اپنی جان کی کوئی پرواہ نہ کی۔

خدا تعالیٰ کی مدد

خدا تعالیٰ کی نصرت ہر وقت ہر کام میں آپ کے ساتھ ہوا کرتی آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میرے کام تو خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے میں تو سوچتا ہوں اور خدا تعالیٰ کام کو مکمل بھی کر دیتا ہے۔ جب احمدیہ ہال میں کام ہو رہا تھا جو رقم موجود تھی وہ ختم ہو گئی تو مجلس عاملہ نے یہ مشورہ دیا کہ کام روک دیا جائے جب رقم ہو گی تو کام کو مکمل کروا لیا جائے گا لیکن آپ نے کہا کہ نہیں کام نہیں روکنا خدا تعالیٰ خود رقم کا انتظام فرمائے گا اور ایسا ہی ہوا غیب سے رقم کے سامان پیدا ہوئے اور کام مکمل ہو گیا۔

جب آپ اسیران راہ مولیٰ کے مقدمات کی پیروی کے لئے ڈی جی خان تشریف لے جایا کرتے تھے تو ایک بار بجلی چلی گئی ابھی آپ نے غسل کرنا تھا تو آپ نے دعا کی کہ اے خدا! تیری راہ میں قربانی کرنے والوں کے لئے میں نے جانا ہے اور جانا بھی غسل کرنے کے بعد ہے تو مدد فرما بجلی تو تیرے حکم کی غلام ہے یہ دعا کرتے ہوئے جب آپ نے موٹر کا بٹن آن کیا تو موٹر چل گئی آپ نے نہا کر غسل خانے سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ بجلی دوبارہ چلی گئی۔

حس مزاح اور بے تکلفی

آپ کی حس مزاح بہت اچھی تھی آپ جس محفل موجود ہوتے وہ محفل کشت زعفران بن جایا کرتی۔ آپ کو دنیا کو ہنسانے اور رلانے کا فن آتا تھا جب آپ ہنسنے کے موڈ میں ہوتے تو محفل میں موجود تمام لوگ کھل کر آپ کی حس مزاح سے لطف اندوز ہوتے لیکن گریہ و زاری کے وقت بھی آپ ایسی نمازیں پڑھاتے، ایسی دعائیں کرواتے اور تقریریں فرماتے کہ محفل میں موجود تمام لوگوں کی چیخیں نکل جایا کرتیں۔ آپ کی امامت میں نماز پڑھنے کا تو مزہ ہی کچھ اور ہوتا۔

آپ کی شخصیت بہت بے تکلف تھی زمین پر بیٹھ جایا کرتے۔ بچوں کے ساتھ بچے، نوجوانوں کے ساتھ نوجوان، اور بزرگوں کے ساتھ بزرگ۔ آپ کو دوسروں سے کام کروانے کا طریقہ آتا تھا یہ ہو ہی نہ سکتا تھا کہ آپ کسی کو کام کہیں اور وہ نہ کرے۔ آپ کی شخصیت ہر طرح کے ماحول میں ڈھل جانے والی یا ماحول کو اپنے مطابق ڈھال لینے والی تھی۔

خلافت سے محبت

آپ کو خلافت سے بہت محبت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے واقعات بتاتے اور اس دوران آپ اتنی شدت کے ساتھ روتے کہ ہم سب حیران ہو جاتے کہ خلافت سے اتنی محبت بھی کی جا سکتی ہے۔

آپ نیکی، شفقت پیار اور ایثار اور قربانی کا مجسمہ تھے جو ہم سے روٹھ کر بہت دور چلا گیا کہ ہمارے پاس صرف یادیں ہی رہ گئیں۔ ان کا پیار، محبت، شفقت اور ناصحانہ انداز ہی ہمارے لئے قیمتی متاع حیات ہے ان کے وجود سے ہم نے بہت کچھ پایا اور سیکھا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

قسط دوم

ملکہ نے کہا: جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد برپا کردیتے ہیں اور اس کے باشندوں میں سے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں (سورۃ النمل 39)

قرآن کریم کی ابدی صداقت کی گواہی مشہور جنگوں کے تناظر میں

گزشتہ دو صدیوں میں مفتوح اقوام کے ساتھ ظالمانہ معاہدوں اور سمجھوتوں کا جائزہ

درحقیقت جنگ عظیم اول کے خاتمے پر اتحادیوں نے جنگ میں ہتھیار ڈالنے والی اقوام (محوری طاقتوں) کے ساتھ جو ذلت آمیز برتاؤ کیا، اس کا اندازہ ان کے ساتھ کیے جانے والے معاہدوں سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ ان معاہدوں نے شرمناک معاہدوں کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ بعض مغربی دانش وروں کا خیال ہے کہ یہ معاہدے جنگ کا ردعمل تھے، ان اقوام کے خلاف جو تہذیب سے خارج ہوگئی تھیں اور انہوں نے دنیا کو کشت وخون کی گھاٹیوں میں دھکیل دیا تھا۔ کیا جنگ کے بعد کیے گئے معاہدات امن تہذیب کی علامت اور مہذب قوم کے اخلاق کے آئینہ دار تھے؟ اس کا جواب کئی عشرے گزر جانے کے باوجود نفی میں ملتا ہے۔ کیوں کہ اتحادیوں نے نام نہاد امن معاہدوں کے تحت جبراً، جانب دارانہ شرائط پر مفتوح اقوام کے علاقوں کے حصے بخرے کیے، قوموں کو تقسیم کر دیا گیا اور نہایت خودغرضی کے ساتھ تاوان جنگ وصول کیا گیا۔ یعنی یہ معاہدات امن تحکمانہ صلح (ڈکٹیٹڈ پیس) تھے۔ ان میں۔

(1) جرمنی کے ساتھ معاہدہ ورسائی 28 جون 1919ء کو ہوا۔

(2) آسٹریا کے ساتھ معاہدہ سینٹ جرمین 10 دسمبر 1919ء کو ہوا۔

(3) ہنگری کے ساتھ معاہدہ ٹرائنن 4 جون 1919ء کو ہوا۔

(4) بلغاریہ کے ساتھ معاہدہ نلی (Neuilly) 27 نومبر 1919ء کو ہوا۔

(5) ترکی کے ساتھ معاہدہ سیورز (Sevres) 10 اگست 1920ء کو ہوا۔

پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد ورسائی کے مقام پر 32 ممالک کے نمائندے اکٹھے ہوئے اور چار رکنی کونسل قائم کی گئی، جس کا کام عہد ناموں (معاہدوں) کا خاکہ تیار کرنا تھا۔ اس کی سربراہی امریکی صدر ووڈرو ولسن اور برطانوی وزیراعظم لائیڈ جارج کر رہے تھے۔ مشاورت کے فرائض فرانس اور اٹلی کے صدور انجام دے رہے تھے۔ چنانچہ معاہدہ تیار کیا گیا لیکن درحقیقت یہ معاہدہ ایسا تھا کہ اس سے یورپ کے علاقائی مسائل حل ہونے کی بجائے مزید پیچیدہ ہو گئے۔ جب معاہدے کا مسودہ تیار ہو گیا تو جرمنی سے اپنے نمائندے بھیجنے کے لئے کہا گیا لیکن جرمن حکومت نے فیصلہ کیا کہ وہ پہلے بعض ماتحت افسران کو مسودہ برلن لانے کے لئے بھیجے گی۔ اس طرز عمل کو اتحادیوں نے اپنی توہین سے تعبیر کرتے ہوئے جرمنی سے کہا کہ اگر وہ حالات کی گتھیاں سلجھانے کے لئے تیار ہے تو مکمل اختیارات رکھنے والے نمائندوں کو بھیجے۔ چنانچہ جرمن حکومت کی طرف سے وزیر خارجہ کی قیادت میں ایک وفد پیرس بھیجا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ورسلز میں امریکا اور دیگر اتحادی اور غیر جانب دار ممالک کے وفود پہنچے تو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ لیکن جرمن وفد کی آمد پر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ وفد کی فرانس آمد پر فرانس کے وزیراعظم کلے مینشو نے حقارت آمیز لہجے میں کہا: ”تم لوگوں نے پوری دنیا پر جنگ مسلط کی تھی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ تم سے حساب چکایا جائے“

جرمن وفد کے ارکان کی نقل وحرکت کی اتحادیوں کی طرف سے سخت قسم کی نگرانی کی جاتی تھی۔ انہیں ایک ہی ہوٹل میں ٹھہرنے کے لئے کہا گیا اور ان کا ہر قسم کا مواصلاتی رابطہ ختم کر دیا گیا۔ 22 جون 1919ء کو معاہدہ امن کی شرائط ان کے حوالے کی گئیں اور کہا گیا کہ وہ اس کا جواب پانچ دن کے اندر اندر دیں۔ پانچویں روز جب جرمن وفد پیرس سے ورسلز محل معاہدے پر دستخط کرنے کیلئے روانہ ہوا تو فرانسیسی عوام نے انتظامیہ کی سرپرستی میں اس پر پتھر برسائے اور اس کی تذلیل کی۔ ورسلز میں 28 جون 1919ء کو آسٹریا کے مقتول شہزادے آرچ ڈیوک فرڈینںڈ کی پانچویں برسی کے موقع پر اس وفد کو شیشے کے ایک ہال میں کاغذات پر دستخط کرنے کے لئے قیدیوں کی طرح لایا گیا۔ ان حالات میں اس شرم ناک معاہدہ امن کو آخری شکل دی گئی۔ معاہدہ ورسائی کی دستاویز پندرہ حصوں اور 440 دفعات پر مبنی تھی۔ معاہدے کی شرائط کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

(الف) معاہدے کی ابتدائی دفعات مجلس اقوام کے حوالے سے تھیں۔

(ب) جرمنی سے السا س اور لورین کے علاقوں کو واپس لے کر فرانس کے حوالے کر دیا گیا۔ یوپین اور مال میڈی بیلجیم کو دے دیے گئے۔ میمل لتھوینیا کو اور مشرقی پروشیا کی تقریباً 40 میل لمبی ساحلی پٹی اور مغربی پروشیا کا صوبہ پوزنن پولینڈ کے حوالے کر دیا گیا۔ سسلی کا اوپری حصہ، اقتصادی اعتبار سے اہم تھا، وہ بھی پولینڈ کو دے دیا گیا، ڈینزگ شہر کو جرمنی سے کاٹ کر آزاد شہر بنا دیا گیا اور اس شہر میں پولینڈ کو خصوصی حقوق دیے گئے۔

(ج) وادی سار کو، جو کان کنی کی وجہ سے مشہور ہے، پہلے ریفرنڈم کے لئے مجلس اقوام کے حوالے کرنے کے لئے کہا گیا۔ (مجلس اقوام کا قیام بھی معاہدہ ورسائی کا مرہون منت تھا)۔ لیکن فرانس نے مطالبہ کیا کہ جنگ کے دوران فرانس کی کئی کوئلے کی کانیں تباہ ہوئی ہیں لہٰذا اس علاقے پر اس کا حق ہے، چنانچہ اسے اس علاقے سے نوازا گیا۔

(د) رائن لینڈ کے سرحدی فوجی علاقے کو غیر مسلح کر دیا گیا اور جرمنی پر پابندی عائد کی گئی کہ وہ اس کے مشرقی اور مغربی حصے پر پچاس کلومیٹر تک کوئی فوجی تنصیبات قائم نہیں کرے گا اور جو فوجی اڈے یا تعمیرات موجود ہیں، انہیں ختم کر دیا جائے گا۔ اس علاقے میں نہ فوج رکھی جائے گی اور نہ ہی فوجی معاملات کا کوئی کام ہو گا۔

(ہ) آسٹریا، ہنگری بادشاہت ٹوٹ جانے سے آسٹریا کے جرمن علاقے بوہیمیا، موراویا اور آسٹریائی سلیشیا نے الگ ہو کر چیکوسلواکیہ کی شکل اختیار کر لی اور جرمنی سے کہا گیا کہ وہ اپنے استحقاق اور الحاق سے ختم ہونے والی ریاستوں کو تسلیم کرے۔

(و) جرمنی کو سمندر پار اپنی تمام نوآبادیات سے دست بردار ہونا پڑا۔ جاپان کے حصے میں کیو چو اور شانٹنگ کے صوبے اور دیگر جرمنی مقبوضات آئے۔ برطانیہ کو مغربی افریقہ میں جرمن مقبوضات ملے۔ برطانیہ اور فرانس نے کیمران اور ٹوگولینڈ کو آپس میں تقسیم کر لیا۔

(د) جرمنی نے چین، تھائی لینڈ، مصر، مراکش اور لائبیریا میں اپنے مخصوص حقوق اور مراعات سے دست برداری اختیار کی۔ اتحادیوں نے ان علاقوں میں جرمن جائیداد اور اس کے شہریوں کی بیرون ملک جائیداد وغیرہ کو ضبط کر لیا اور جرمن حکومت کو ان کا معاوضہ ادا کرنے کا پابند بنا دیا گیا۔

(ز) جرمن جزائر کو تقسیم کر دیا گیا۔ جاپان کو مارشل آئی لینڈ اور شن چن اور نیوزی لینڈ کو سموا اور برطانیہ کو نارو ملا۔

(ح) جرمنی کی فوجی طاقت بالکل کم کر دی گئی۔ جنرل اسٹاف کو ختم کر کے جرمن فوجوں کی کل تعداد ایک لاکھ مقرر کی گئی، جن کا کام محض ملک کے اندر امن وامان کی صورت حال برقرار رکھنا اور سرحدوں کی دیکھ بھال کرنا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ کسٹم حکام، سرحدی محافظ اور جنگلات کے محافظوں کی تعداد 1913 سے نہ بڑھنے پائے۔ پولیس آبادی کے تناسب سے بڑھائی جائے، جرمنی پر پابندی عائد کی گئی کہ جرمن افسروں اور سپاہیوں کی ریٹائرمنٹ پر اس غرض سے پابندی لگائی جائے کہ یہ بعد میں طاقت کے طور پر استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ اسکولوں، کالجوں، جامعات اور کسی بھی طرح کے سماجی اور سیاسی اداروں کو فوجی ساز وسامان رکھنے اور تربیت دینے کے انتظامات کرنے سے روک دیا گیا اور سخت پابندی عائد کر دی گئی۔

(ط) جرمن بحریہ کو کم زور کر دیا گیا اور صرف چھ جنگی جہاز رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اس کے علاوہ چھ چھوٹے بحری جہاز رکھنے، بارہ تباہ کن جہاز اور بارہ تارپیڈو کشتیاں رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اسے کوئی آب دوز رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ بحریہ میں افسران سمیت کل پندرہ ہزار سے زیادہ تعداد رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ تعداد سے زائد بحری جہازوں کو تجارتی جہازوں میں بدل دینے کا حکم دیا گیا اور دھمکی دی گئی کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو انہیں تباہ کر دیا جائے گا۔ جرمنی کو فضائی فوج رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ تمام فضائی ہتھیاروں کو اتحادیوں کے قبضے میں دے دیا گیا اور تمام فضائی اکادمیاں بند کرنے کی شرائط عائد کی گئیں۔

اتحادیوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے ذرائع سے یا کسی کمیشن کے ذریعے جب چاہیں یہ پتا چلائیں کہ جرمنی ان فوجی پابندیوں پر عمل کر رہا ہے یا نہیں۔

(ی) جرمنی کے بادشاہ ولیم دوم کو بین الاقوامی اخلاقیات ومعاہدات کی خلاف ورزی کرنے کا سب سے بڑا مجرم قرار دیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ لیکن ولیم چونکہ نیدرلینڈ میں پناہ لے چکا تھا، اس لئے اس فیصلے پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ لیکن جرمنی کو پابند کیا گیا کہ وہ اتحادیوں کو مطلوب افراد ان کے حوالے کرے گا۔ تاہم جرمنی کے ایک درجن کے قریب جنگی مجرموں کو عدالت میں جنگی جرائم کی سزائیں دی گئیں۔

(ث) جرمنی کو مجبور کیا گیا کہ وہ جنگ کی ذمے داری قبول کرے۔ معاہدے کی دفعہ 231 میں، جو جنگ کی ذمہ دار کہلاتی ہے، ان الفاظ میں جرمنی کو جنگ عظیم کا ذمے دار ٹھہرایا گیا:

''اتحادی او رمحوری ریاستیں یقین کرتی ہیں اور جرمنی تسلیم کرتا ہے کہ اس تمام نقصان اور تباہی کی ذمے داری اس پر عائد ہوتی ہے جو اتحادیوں اور جرمنی کی حمایتی محوری ریاستوں اور ان کے شہریوں کو جرمنی اور اس کے ساتھیوں (آسٹریا ہنگری، بلغاریہ اور ترکی) کی جارحانہ جنگ کی وجہ سے نتائج کے طور پر مسلط کردہ جنگ کی وجہ سے اٹھانی پڑی ہیں۔

(ع) یہ طے کیا گیا کہ جرمنی تمام نقصانات کا معاوضہ تو ادا نہیں کرسکتا تاہم ان نقصانات کا تاوان ادا کرے گا جو اتحادیوں کی جائیداد کی تباہی کی صورت میں زمین، سمندروں اور فضا میں ہوا۔ ان کی تفصیل ایک ضمیمے میں دی گئی تھی جس میں نقصانات کی دس اقسام درج تھیں۔ جرمنی پر ذمے داری عائد کی گئی کہ وہ بیلجیئم کی وہ تمام رقوم وقرضہ جات معہ سود ادا کرے گا جو بیلجیئم نے دوران جنگ دوسرے ممالک سے لئے تھے۔

(ف) ایک کمیشن کے تحت جرمنی سے تاوان جنگ اور اس کی وصولیابی کے طریقہ کار کا تعین کرایا گیا۔ بعد میں مئی 1921ء تک جرمنی کو چھ ارب ساٹھ کروڑ برطانوی پاؤنڈ (بہ مطابق 32 ملین امریکی ڈالر) قسطوں میں ادا کرنے کے لئے کہا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ نہ صرف رقوم بلکہ جنس کی صورت میں بھی جرمنی تاوان جنگ ادا کرے گا۔ لہٰذا جرمنی کے معاشی وسائل (خصوصاً معدنیات جن میں کوئلہ بھی شامل تھا) کو حملے میں متاثر ہونے والے ممالک کے علاقوں کی تعمیر نو کے لئے استعمال میں لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ دریائے ایلب، ڈینوب، اوڈر اور نیمسں کو بین الاقوامی حیثیت دی گئی۔ نہر کیل کو تمام دنیا کے لئے کھول دیا گیا۔ جرمنی کے ہمبرگ وسٹن کی بندرگاہوں کے آزاد علاقے چیکوسلوکیہ کو 99 سالہ پٹے پر دے دیا گیا۔

مندرجہ بالا شرائط پر عمل درآمد کرانے کے لئے ایک الگ دفعہ رکھی گئی تھی کہ رائن کے مغرب میں جرمنی کے علاقے پر مع پلوں کے پندرہ سال تک اتحادی فوجوں کا قبضہ رہے گا۔ اگر جرمنی نے وفاداری کے ساتھ وعدوں کو نبھایا تو کولون کو پانچ سال بعد، کوبیر Cobeze کو دس سال بعد اور نیمسں کو پندرہ سال بعد خالی کر دیا جائے گا اور اگر جرمنی نے معاہدے کی شرائط کے برخلاف رویہ اپنایا تو قبضہ مزید عرصے تک جاری رہے گا۔ معاہدہ ورسائی میں جرمنی کی طرف سے دستخط کرنے والے جنرل سمکس کا کہنا تھا: ''میں نے دستخط اس لئے نہیں کئے کہ یہ قابل یقین یا قابل اطمینان دستاویز ہے بلکہ اس لئے دستخط کئے کہ کسی طرح قیام امن ہو جائے'' جرمن چلاتے رہے کہ انہوں نے صدر وڈرو ولسن کے چودہ نکاتی امن فارمولے کے مطابق ہتھیار ڈالے تھے، لیکن معاہدہ ورسائی کی شرائط کا اس فارمولے سے کوئی تعلق نہیں۔

اس معاہدے کے اثرات جرمنی پر ایسے پڑے کہ وہ سکڑ کر معمولی رقبے پر محیط ریاست بن کر رہ گیا اور تاوان جنگ ادا کرتے کرتے کنگال اور دیوالیہ ہو گیا، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگست 1920ء کے وسط تک مارک کی قیمت 20 مارک فی پاؤنڈ اسٹرلنگ سے گر کر 250 مارک فی پاؤنڈ کے لگ بھگ ہو گئی تھی اور نومبر 1920ء تک مارک کی قیمت ایک ہزار مارک فی پاؤنڈ تک گر گئی تھی۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب 1923ء کے وسط میں ایک پاؤنڈ کے پچاس ہزار مارک مل سکتے تھے۔ جرمنی کو 6 ارب 60 کروڑ پاؤنڈ بطور تاوان جنگ ادا کرنے کا پابند کیا گیا تھا۔ ظلم وستم پر مبنی اس معاہدہ امن نے جہاں جرمن قوم کو بالکل غلام بنا دیا تھا، وہاں دوسری جانب جرمنی کی قومی زندگی میں انانیت پروان چڑھی اور جذبہ قومیت نئے زاویوں سے نمودار ہوا۔

جنگ عظیم اول کے خاتمے پر اتحادیوں نے نہ صرف جرمنی بلکہ دیگر محوری طاقتوں کے ساتھ بھی امن کے نام پر اپنی شرائط پر مبنی معاہدے کئے جو معمولی تبدیلیوں کے ساتھ ہو بہو معاہدہ ورسائی کی طرز کے تھے اور یہ معاہدات امن بھی اقتصادی کارروائی کے احساس کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے گئے تھے۔

معاہدہ سینٹ جرمین

معاہدہ سینٹ جرمین 10 دسمبر 1919ء کو سلطنت آسٹریا اور اتحادیوں کے مابین طے پایا۔ مفتوح سلطنت کے عوام سمجھ رہے تھے کہ اب امن ہو جائے گا اور حالات اسی طرح رہیں گے۔ لیکن جب انسان نے خون، گوشت اور ہڈیوں کی راکھ پر بیٹھ کر امن بحال کرنے کی نام نہاد تدابیر کیں اور شیطانیت کے عملی مظاہرے کئے تو انسانیت کو بڑی بربریت کا سامنا کرنا پڑا۔ کل 286 دفعات اور 6 ضمیموں پر مشتمل اس معاہدے کی شرائط کے تحت آسٹریا، ہنگری کی سلطنت ختم کر دی گئی۔ آسٹریا نے چیکوسلواکیہ، پولینڈ اور یوگوسلاویہ کی خودمختاری کو تسلیم کیا۔ یہ وہ ریاستیں تھیں جن میں خود آسٹریا کے علاقے شامل تھے۔ اس کے علاوہ بھی آسٹریا کے بہت سے علاقے اتحادیوں نے آپس میں تقسیم کر لئے تھے۔ خاص طور پر ٹائیرول اٹلی کے حوالے کیا گیا۔ اس کے علاوہ معاہدے کی رو سے آسٹریا پر یہ شرط بھی عائد کی گئی کہ وہ جرمنی کے ساتھ نہ عارضی الحاق کرے گا اور نہ مکمل طور پر متحد یا ضم ہو گا۔ آسٹریا کے دفاع کو قابل تسخیر بنانے کی غرض سے اتحادیوں نے لاکھوں کی تعداد میں افواج رکھنے والے ملک کو صرف تیس ہزار فوج رکھنے کی اجازت دی۔ آسٹریا کی بندرگاہیں اتحادیوں نے آپس میں تقسیم کر لیں اور اب ان بندرگاہوں سے معاشی فوائد حاصل کرنے کی غرض سے خود آسٹریا کیلئے اتحادیوں کو محصول دینا لازمی قرار دیا گیا۔ آسٹریا کو بھاری تاوان جنگ ادا کرنے کا پابند کیا گیا۔ لیکن 1920ء تک جب آسٹریا مکمل طور پر دیوالیہ ہو گیا اور لوگوں کے لئے پیٹ کی آگ بجھانا بھی مشکل ہو گیا تو اتحادیوں نے ملکی نوادرات، صنعتیں اور زیر کاشت اراضی اونے پونے داموں فروخت کر کے یا پھر ان پر قبضہ کر کے تاوان نہ ملنے کی بھڑاس نکالی۔ الغرض اس معاہدے کی وجہ سے آسٹریا ایک چھوٹی سے جمہوریہ بن گیا، جس کے پاس نہ کوئی بندرگاہ تھی اور نہ دیگر معاشی ذرائع۔ اس کی آبادی اور رقبہ پرتگال سے بھی کم ہو کر رہ گیا تھا۔

معاہدہ نلی

معاہدہ نلی 27 نومبر 1919ء کو بلغاریہ اور اتحادیوں کے مابین ہوا۔ یہ معاہدہ کل 296 دفعات اور 13 حصوں پر مشتمل تھا۔ جس کی ابتدائی 26 دفعات انجمن اقوام کے حوالے سے تھیں۔ یہ معاہدہ امن بھی مفتوح اقوام کو محکوم بنانے کے اقدام سے کسی صورت کم نہیں تھا، جو بلغاریہ سے ڈنڈے کے زور پر کیا گیا تھا۔ معاہدے کی رو سے بلغاریہ وہ تمام علاقے واپس کرنے کا پابند تھا، جو بلقان کی جنگوں کے اختتام پر اسے ''معاہدہ لندن، مئی 1913ء'' کے تحت دیے گئے تھے۔ (واضح رہے کہ بلقانی جنگ میں بلغاریہ سلطنت عثمانیہ کے خلاف تھا۔ اس لئے مغربی اقوام (خصوصاً برطانیہ) اس کے ساتھ تھیں، لیکن اب بلغاریہ خود یورپ سے برسرپیکار تھا۔ اس لئے اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی) مقدونیہ کا ایک حصہ یوگوسلاویہ کو اور دبروجا کا تمام علاقہ رومانیہ کو دیا گیا۔ بلغاریہ نے ٹرین شیبن، تھریشین، چوسونیز کا ساحل اتحادیوں کے حوالے کر دیا۔

تاوان جنگ کے تعین کے لئے تاوان کمیشن قائم کیا گیا۔ جس نے طے کیا کہ بلغاریہ نہ صارف کرنسی کی صورت میں تاوان ادا کرے گا بلکہ جنس کی صورت میں بھی بلغاریہ سے تاوان وصول کیا جائے گا، جس میں معدنیات خصوصاً مویشی قابل ذکر تھے۔ تاوان کمیشن نے بلغاریہ کو ابتدائی طور پر 5 لاکھ ڈالر بطور تاوان ادا کرنے کا پابند کیا۔ اس کے بعد بھی مخصوص مالیت کا تاوان وصول کرنے کے لئے کمیشن غور وخوض کرتا رہا۔ بلغاریہ کو اپنی افواج میں کل 414 افسران اور 10780 نفری رکھنے کی اجازت تھی۔ گھڑ سوار نفری میں کل 259 افسران اور 5380 رنگروٹ رکھنے کی اجازت تھی۔ فوجی اعتبار سے بلغاریہ کو اتنا پابند کر دیا گیا تھا کہ اسے اتحادیوں کی جانب سے تعین کردہ تعداد کے اعتبار سے زائد افواج یا سامان حرب رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ وہ ایک مخصوص تعداد سے زیادہ مشین گنیں اور ان کی گولیوں کے راؤنڈ تک نہیں رکھ سکتا تھا۔ معاہدے کا اثر بلغاریہ پر ایسا پڑا کہ یہ قوم کافی عرصے تک خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور رہی اور معاشی وسائل اتحادیوں کی مرضی کے تابع ہو کر رہ گئے تھے۔

معاہدہ ٹرائنن

معاہدہ ٹرائنن جنگ عظیم اول کے بعد اتحادیوں اور محوریوں کے درمیان ہونے والے معاہدات کی ایک بدترین علامت کے طور پر تاریخ میں آج تک زندہ ہے، جو ہنگری سے سلوک کے حوالے سے 4 جون 1919ء کو ہوا۔ اس معاہدے کو امریکہ، فرانس، برطانیہ، اٹلی اور جاپان نے تیار کیا تھا۔ دیگر فریقین میں بیلجیئم، کیوبا، چین، یونان، نکاراگوا، پاناما، پولینڈ پرتگال، رومانیہ، سیام اور چیکوسلواکیہ شامل تھے۔ کل 314 دفعات پر مبنی اس معاہدے میں ہر فریق ریاست سے ہنگری کے تعلق اور پابندیوں کے حوالے سے الگ الگ شرائط رکھی گئی تھیں۔ معاہدے کی رو سے ہنگری نے غیر مکیار Magyar کی آبادی سے دست برداری اختیار کی۔ (مکیار ہنگری کی قوم یا نسل کو کہتے ہیں) سلویک کا صوبہ چیکوسلواکیہ کو دے دیا گیا۔ ٹرانسلوانیا Transyl Vania کا علاقہ رومانیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ کروشیا کا علاقہ یوگوسلاویہ کے حوالے کر دیا گیا۔ معاہدے کی رو سے ہنگری کی فوجی قوت کو 35 ہزار افراد تک محدود کر دیا گیا۔

درحقیقت صلح نامہ مرتب کرنے والوں کو کسی قدر یہ دھن تھی کہ جہاں کہیں بن پڑے، اپنے اصولوں میں ایسی کھینچ تان کریں کہ اتحادیوں کو فائدہ پہنچے اور دشمن ملک کو نقصان ہو۔ یہی وجہ تھی کہ اس معاہدے کے نتیجے میں یورپ کے نقشے کی از سر نو تشکیل ہوئی۔ ٹرائنن سے قبل آسٹریا، ہنگری کا ہنگرین مکیار پر مشتمل کل رقبہ 125,600 مربع میل تھا۔ معاہدے کے بعد یہ رقبہ 89,700 میل رہ گیا اور 29.6 فی صد علاقے کو اتحادیوں نے مال غنیمت سمجھتے ہوئے آپس میں تقسیم کر لیا تھا۔

معاہدے کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ ہنگری نہ آسٹریا سے دوبارہ الحاق کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی دوسری ریاست سے۔ اس لئے اس معاہدے کے ذریعے ہنگری کا ایک طرح سے ایک نیا وجود عمل میں آیا۔

بچوں کا پیشاب نکل جانا

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

''کریئوزوٹ رات کو بچوں کے پیشاب نکل جانے کی بہترین دوا ہے۔ اس میں یکا یک پیشاب کی حاجت اتنی شدید ہوتی ہے کہ پیشاب کرنے کی جگہ تک بھی نہیں پہنچ پاتے۔ اگر اس دوا کو کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو رفتہ رفتہ پیشاب کی حاجت کی تیزی میں کمی آجاتی ہے اور پیشاب کو روکنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے''۔ (صفحہ 522)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر ہارون اختر صاحب حال مقیم امریکہ کو 8/ اگست 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت یسریٰ ہارون نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر ایس۔اے۔اختر صاحب ڈیرہ غازی خان کی پوتی اور مکرم ضیاء الدین نظامی صاحب آف امریکہ کی نواسی ہے بچی کے نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

❀ مکرم عبدالقدوس ڈاہری صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم عبدالقیوم ڈاہری صاحب حال دارالصدر جنوبی ربوہ ابن مکرم حاجی عبدالرحمٰن ڈاہری صاحب مرحوم سابق امیر جماعت نواب شاہ مورخہ 8/ اکتوبر 2003ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 35 سال نواب شاہ میں وفات پا گئے۔ مورخہ 10/ اکتوبر کو بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رفیق نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کمسن اور زیر تعلیم ہیں۔ ان کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم خالد محمود صاحب کارکن دفتر آڈٹ تحریک جدید کی خواہش امن اور مکرم شاہد غنی صاحب صدر لجنہ فیکٹری ایریا شاہدرہ کی والدہ مکرمہ صادقہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالغنی اعوان صاحب مرحوم ساکن کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور مورخہ 7/ اکتوبر 2003ء کو بعمر 72 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اگلے روز مکرم عبدالقدیر خان صاحب شاہدرہ نے جنازہ پڑھایا اور بانڈی گجر قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ صفی الدین صاحب انسپکٹر مال صدر انجمن نے دعا کروائی۔ آپ نے پس ماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت

✿ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ U.K میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا کہ "فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو ڈاکٹر صاحبان کو میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ خدمت خلق کے اس کام کو جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے دین کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس کا اجر آپ کو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک دیتا چلا جائے گا۔"

ایسے ڈاکٹر صاحبان جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ رکھتے ہوں اور خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش کریں۔ مندرجہ ذیل ڈاکٹرز کی فوری ضرورت ہے۔

نام آسامی	تعداد	قابلیت
فزیشن	1	MBBS/ FCPS-MRCP
گائنی رجسٹرار	1	MBBS.
چائلڈ رجسٹرار	2	MBBS.
میڈیکل رجسٹرار	2	MBBS.
سرجیکل رجسٹرار	1	MBBS.
اَنستھیک رجسٹرار	1	MBBS.

اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ/امیر صاحب کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر بھجوائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم کریم ظفر ملک صاحب کا امریکہ میں دل کا آپریشن ہو گیا ہے۔ ڈاکٹرز کے مطابق یہ آپریشن کامیاب رہا ہے۔ ان کی مکمل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ کی بھابی اہلیہ مکرم نعیم احمد رضوان صاحب کراچی حال مقیم جرمنی گزشتہ ایک ہفتہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکی افواج عراق میں رہنی چاہئیں

عراق کے عبوری وزیر خارجہ ہوشیار زیبری نے کہا ہے ابھی امریکی افواج عراق میں رہنی چاہئیں۔ عراقی عوام خود مختاری اور مکمل آزادی کے خواہاں ہیں لیکن یہ آسان معاملہ نہیں۔ یہ مقاصد مرحلہ وار ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ او آئی سی کے اس موقف کے حامی ہیں کہ عراق سے امریکی قبضہ ختم ہونا چاہئے لیکن یہاں جمہوریت اور امن کی بحالی کے لئے وقت درکار ہے۔ عراقیوں کو اقتدار کی منتقلی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ بغداد میں حالیہ خودکش حملہ دہشت گردوں کی کارروائی ہے جو عراقیوں کا آزادی اور استحکام کی طرف سفر روکنا چاہتے ہیں۔

عراق کے لئے 20 لاکھ ڈالر کی امداد

سعودی عرب کے اسلامی ڈویلپمنٹ بنک نے عراق میں انسانی امداد کے لئے 20 لاکھ ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے یہ رقم تعمیر نو کے لئے نہیں بلکہ جنگ زدہ عوام کی فوری ضروریات پوری کرنے کے لئے ہوگی۔

سعودی تاریخ میں پہلی بار بلدیاتی الیکشن

سعودی عرب نے پہلی بار ملک میں بلدیاتی انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ سعودی پریس ایجنسی کے مطابق یہ انتخابات جزوی طور پر ایک سال کے اندر ہوں گے۔

عراقی گورنر پر قاتلانہ حملہ

عراق کے صوبے دیالا کے گورنر عبداللہ شاہد اپنے دفتر جار ہے تھے کہ ان کے راستہ میں رکھا گیا بم عین اس وقت پھٹ گیا جب ان کا قافلہ وہاں سے گزر رہا تھا۔ گورنر محفوظ رہے ایک راہ گیر زخمی ہو گیا۔ یہ گورنر پر قاتلانہ حملے کی کوشش تھی۔ دریں اثناء امریکی فوج کی ایک گاڑی بغداد سے 120 کلومیٹر دور ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس کے باعث ایک دریں اثناء امریکی فوجی ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا۔ بصرہ میں دو بم دھماکے ہوئے۔ جس سے چار برطانوی فوجی زخمی ہو گئے۔ باقوبہ میں جھڑپ کے دوران ایک عراقی جاں بحق اور تین زخمی ہو گئے۔ اتحادی فوج پر حملوں میں ملوث ہونے کے شبہ میں مختلف علاقوں میں درجنوں عراقی گرفتار کر لئے گئے۔

عرب دنیا یہودیوں کے حقوق تسلیم کرے

اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون نے کہا ہے کہ عرب دنیا یہودیوں کے حقوق تسلیم کرے تو تنازع حل ہو جائے گا۔ اسرائیل پائیدار بنیادوں پر امن کا قیام چاہتا ہے۔ عیسائیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی وزیراعظم نے کہا دہشت گردی یا تشدد سے ہم مرعوب نہیں ہوں گے۔

کسی ہمسایہ ملک کی فوج عراق نہ بھیجی جائے

اردن کے شاہ عبداللہ ثانی نے کہا کہ ترکی یا عراق کے کسی اور ہمسایہ ملک کی فوجیں عراق میں نہ بھیجی جائیں انہوں نے کہا کہ امریکہ کی مدد کے لئے ہمسایہ ملک کی فوج عراق میں داخل کی گئی تو یہ ملک عراق کے بارے میں اپنی ایمانداری برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

بقیہ صفحہ 1

جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 10/ دسمبر 2003ء تک دفتر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے۔

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ۔ چالیس جواہر پارے۔ ارکان دین۔ نماز مکمل باترجمہ۔

(ب) کشتی نوح۔ برکات الدعاء۔ عام دینی معلومات۔ درثمین نظم شان (...)۔ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ۔

(ج) انگریزی، حساب۔ مطابق معیار میٹرک۔ عام معلومات۔

نوٹ:۔ ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہوگا۔ کامیاب ہونے کے لئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوں گے۔

(ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (خسر حضرت مصلح موعود) کے پوتے، حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ماموں زاد بھائی تھے۔ آپ نے اپنے پس ماندگان میں پہلی شادی سے ایک بیٹا عزیز الدین عمر 29 سال سویڈن ایک بیٹی عطیۃ الحیٰ عمر 28 سال سویڈن اور اہلیہ محترمہ پروفیسر حامدہ صباح صاحبہ پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ سے دو بیٹیاں ہبۃ السلام عمر 16 سال اور ملیحہ صباح عمر 15 سال یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحوم مرنجان مرنج اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے خوش طبعی اور ملنساری آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور جملہ پس ماندگان (جن میں آپ کی بوڑھی والدہ مقیم لندن بھی شامل ہیں) کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا حامی وناصر ہو۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	15۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-54
بدھ	15۔اکتوبر	غروب آفتاب	5-39
جمعرات	16۔اکتوبر	طلوع فجر	4-48
جمعرات	16۔اکتوبر	طلوع آفتاب	6-10

جواب میں ضروری اقدامات کریں گے۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان بھی بھارت کے روس اور اسرائیل سے دفاعی معاہدوں کے جواب میں ضروری اقدامات کرے گا۔ ہم بھارت کو بالادستی کا موقع نہیں دیں گے۔ بھارت کے دفاعی معاہدے کے جواب میں ضروری اقدامات کریں گے۔ ملائیشیا کے ایک اخبار کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ وزیراعظم مہاتیر محمد ایک باصلاحیت اسلامی رہنما ہیں۔ ان کی مسلمانوں اور پوری دنیا کو ضرورت ہے وہ ریٹائر نہیں ہوسکتے۔ صدر مشرف نے کہا کہ اسلامی کانفرنس کی تنظیم او آئی سی کی تنظیم نو ہونی چاہئے۔ تاکہ اسے مزید متحرک اور نتیجہ خیز بنایا جاسکے میں اس امر پر زور دوں گا کہ ہر اسلامی ملک کو اپنی مجموعی ملکی پیداوار کا کچھ حصہ او آئی سی کے لئے مخصوص کرنا چاہئے تاکہ مستقبل میں اسے مزید بہتر بنایا جاسکے۔ یہ صورت حال افسوسناک ہے کہ بعض مسلمان ممالک اسلامی دنیا کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہیں لیکن کرتے کچھ نہیں اسلامی ممالک کو اعتدال کی راہ اختیار کرنا ہوگی۔ غیر مسلموں کو بتانا ہوگا کہ اسلام ایک روشن خیال مذہب ہے۔

لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کریں گے۔ وزیراعظم ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت نے دہشت گردی، فرقہ واریت اور مذہبی انتہا پسندی کے خاتمے کا تہیہ رکھا ہے تاکہ شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ وہ اسلام آباد میں ہونے والے ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس سے خطاب کررہے تھے جس میں سانحہ اسلام آباد کے خصوصی حوالے سے ملک میں امن و امان کی مجموعی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ وزیراعظم نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ سانحہ اسلام آباد کی تحقیقات تیزی سے مکمل کی جائیں۔

انتقامی سیاست دفن کر دی ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صدر مشرف قائدانہ صلاحیتوں اور بین الاقوامی فورم پر مسلمانوں کی مؤثر نمائندگی کرنے کی بدولت عالم اسلام کے لیڈر بن کر ابھرے ہیں۔ اقوام متحدہ میں انہوں مسئلہ کشمیر اور فلسطین پر اسلامی دنیا کا موقف پیش کیا۔ انہوں نے کہا پاکستان مسلم لیگ کو دیہات وقصبات سے لے کر شہروں اور صوبے کی سطح پر فعال اور مضبوط کیا جائے گا۔ میرٹ اور انصاف کی بنیاد پر نوجوانوں کو ملازمتیں ملیں گی۔ اور تعلیمی وترقیاتی انقلاب سے صوبے کے ہر شہری کو مستفید کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا جوش و جذبے کے ساتھ پاکستان مسلم لیگ کی تنظیم سازی کا کام شروع کر دیا ہے اور انتقامی سیاست دفن کردی ہے۔

بھارت کی اسلحہ کی بھاری خریداری جنوبی ایشیا میں کشیدگی بڑھا رہی ہے۔ وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اس ماہ پاکستان کے میزائلوں کے دو تجربے بھارت کو مرعوب کرنے کے لئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی طرف سے اسلحہ کی بھاری خریداری جنوبی ایشیا میں کشیدگی بڑھا رہی ہے۔ امریکی خبر رساں ایجنسی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کی بھی تردید کی کہ پاکستان اسلامی کانفرنس تنظیم سے یہ کہے گا کہ وہ اقوام متحدہ کے غیر ملکی فوجیں بھیجنے کی منظوری دینے پر تمام مسلمانوں پر مشتمل امن فوج عراق میں متعین کرنے کا وعدہ کرے۔ پاکستان کے میزائلوں کے دو تجربے بھارت کی کسی کارروائی کے جواب میں نہیں بلکہ اپنے پہلے سے طےشدہ ٹائم ٹیبل کے مطابق ہیں۔

گوشوارے جمع نہ کرانے والے نااہل ہو جائیں گے۔ چیف الیکشن کمشنر آف پاکستان جسٹس (ر) ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ قانون کے مطابق تمام ارکان پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلی کے ممبرز اور وزراء کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی جائیدادوں کے بارے میں گوشوارے کمیشن کے روبرو جمع کرائیں۔ اب اگر کوئی شور مچاتا ہے تو اسے شور مچانے دیں جو گوشوارے جمع نہیں کرائے گا قانون کے تحت اسے نااہل قرار دے دیا جائے گا۔

پاکستان قرضے قبل از وقت ادا کردے گا۔ پاکستان نے عالمی بنک اور ایشیائی ترقیاتی بنک کو دو نوٹس بھجوائے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ایک ارب سات کروڑ 84 لاکھ ڈالر کے قرضے رواں مالی سال کے اواخر (30 جون 2004ء) تک واپس کر دے گا۔ یہ کل 18 قرضے ہیں جو اس کی میعاد مکمل ہونے سے پہلے ادا ہوں گے ان میں ایشیائی ترقیاتی بنک کے ساتھ قرضے بھی شامل ہیں۔ جن کی مالیت 596.7 ملین ڈالر ہے جو 6.3 فیصد سالانہ شرح سود پر لئے گئے تھے۔ ان قرضوں کی معاہدے کے تحت ادائیگی 2007ء سے 2019 کے درمیان کی جانا تھی۔ عالمی بنک کے گیارہ قرضے واپس کئے جائیں گے۔ جن کی کل مالیت 481.7 ملین ڈالر ہے۔ یہ قرضے 4.6 سے 7.6 فیصد سالانہ شرح سود پر 2005ء سے 2013ء تک کے عرصے تک کے لئے تھے۔

تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا گھریلو کام مناسب ریٹ پر ارجنٹ اور تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
جوسر، گرائنڈر، لال پمپ، پنکھا، ویکیوم وغیرہ
فون نمبر 213765

یوم سفید چھڑی

☆ ہر سال کی طرح آج بھی 15/اکتوبر کو دنیا بھر میں یوم سفید چھڑی منایا جارہا ہے یہ دن منانے کا مقصد اپنے بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنا ہے جو بصارت کی نعمت سے محروم ہیں۔ انہیں یہ احساس دلانا ہے کہ آپ بصارت نہ ہونے کے باوجود معاشرے کا مفید وجود بن سکتے ہیں۔ یہ دن ہمیں احساس دلاتا ہے کہ ہم اپنے نابینا بھائیوں کی حوصلہ افزائی کریں انہیں بوجھ کی بجائے معاشرے کا مفید وجود بنانے کے لئے ہر ممکن مدد کریں۔

مغل پراپرٹی آفس عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس: 04524-215171
فون رہائش: 04524-211402-211677

قائم شدہ 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515

سکول کالج بورڈ یونیورسٹی یا مقابلہ کے امتحانوں میں نمایاں کامیابی کیلئے مکمل رہنمائی اور مشاورت
پروفیسر سجاد
31/55 علوم شرقی
☎ 212694

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 6 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 211434-212434
فیکس 04524-213966

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں و ڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

6فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔فریزر۔واشنگ مشین
T.V ۔ گیزر۔ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر۔وی سی آر
بھی دستیاب ہیں۔
1۔لنک میکلوڈ روڈ
رابطہ۔ انعام اللہ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680 7231681 7223204 7353105

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29